

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ لَنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝۹ النساء

”اے ایمان والو! تم اللہ احکم الحاکمین، ان کے بھیجے جانے والے رسول برحق اور جو لوگ صاحب امر ہوں ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ اور اگر تم میں کوئی تنازعہ پیدا ہوا ہو یا کوئی الجھن پیش آئے تو اللہ اور اس کے رسول برحق کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اور ان ہی سے فیصلہ طلب کرو۔ اگر تم واقعی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور یہی طرز عمل تمہارے لیے بہتر ہے اور اسی میں تمہاری کامیابی ہے۔“

(۳) وَنَاخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُجِّمُوا إِلَى اللَّهِ (پ ۲۵- آیت ۱۰)

”اور جن امور میں تم اہل حق سے اختلاف رکھتے ہو تو سن لو کہ اس کا فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔“

(۴) أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْتَغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝۵۰ (پ ۶- آیت ۵۰)

”تو کیا یہ لوگ پھر سے زمانہ جاہلیت چاہتے ہیں، بناؤ تو ذرا کہ اللہ سے بڑھ کر کبھی اور بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہوگا، مگر اس قوم کے نزدیک جو اللہ پر یقین کام رکھتے ہیں۔“

(۵) وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ بُعِثَ اللَّهُمُ الظَّالِمُونَ ۴۵ (پ ۶، آیت ۳۵)

”اور جو بد بخت اللہ احکم الحاکمین کے نازل فرمودہ احکامات کے مطابق حکم نہ کرے تو اس سے بڑھ کر ستم ڈھانے والا اور کون ہوگا۔“

(۶) وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ بُعِثَ اللَّهُمُ الظَّالِمُونَ ۴۷ (پ ۶، آیت ۳۷)

”اور جو شخص خدا تعالیٰ کے احکامات جو اس نے نازل فرمائے ان کے مطابق حکم نہیں کرتا تو یہ یقیناً فسقوں میں سے ہے۔“

اس مضموم کی حامل آیات قرآن حکیم میں کئی ہیں اور اس بنا پر علمائے حق اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص بھی لادینی نظام کو دینی نظام سے بہتر خیال کرتا ہے اور رسول برحق کی سیرت و راہنمائی سے کسی اور شخصیت کی سیرت اور راہنمائی کو لہجھا تصور کرتا ہے۔ (تو ان پر کافر) وہ کافر ہے اور گمراہ ہے اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ کسی بات میں یا کسی ایک مسئلہ میں شریعت محمدیہ کے علاوہ کسی اور قانون یا نظام کو تسلیم کرنا درست ہے تو وہ بھی ((فہو کافر ضال)) کافر ہے اور گمراہ ہے۔

ہماری پیش کردہ قرآنی آیات اور اہل علم کے اجتماع سے سائل اور دوسرے لوگوں پر یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ جو لوگ اشتراکیت یا سوشلزم یا کسی دوسرے باطل نظام کی طرف بلا تے ہیں جو نظام قوانین اسلامیہ کا رد کرتا ہے اور اس کی ممانعت کرتا ہو تو ایسے لوگ کافر ہیں اور بدترین گمراہ ہیں اور یہ لوگ یہود نصاریٰ کے کفر سے بھی بڑھ کر کفر میں ہیں اس لیے کہ یہ لحد ہیں اور خدا و یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ہر گز جائز نہیں ہے کہ ان لوگوں کو مسلمانوں کی مساجد میں خطیب یا امام مقرر کیا جائے اور ان کی امامت و اقتداء میں نماز بھی جائز اور درست نہیں۔

اور وہ لوگ جو ان لحدوں اور کافروں کی مدد تائید کرتے ہیں اور ان کے نظام باطل اور فخر غلط کو صحیح تسلیم کرتے ہیں اور اسلام کی طرف بلا تے جانے والوں کی مذمت و اعانت کے مرتکب ہوتے ہیں تو وہ بھی ان ہی جیسے لحد و کافر ہیں۔ جن کے وہ ہمراہ اور سونید و مونس ہیں۔ علماء اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جو بھی کافروں اور لحدوں کی کسی قسم کو بھی تائید و نصرت کرتا ہے وہ بھی کافر ہے جیسے کہ خداوند قدوس نے اپنی کتاب مجید میں فرمایا ہے۔

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا النَّسَارَى الَّذِينَ آمَنُوا وَلَٰكِنْ لَا يَأْتِيهِمْ مِنَ اللَّهِ شَيْءٌ يَبْعَثُوا عَلَيْهِمْ ذُنُوبَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۵۱ (پ ۶ آیت ۵۱)

”اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی بھی اس میں سے کسی کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ بھی ان ہی میں شمار

ہوگا، یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو ظلم کرتے ہیں۔“

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا آبَاءَكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا أَوْلِيَاءَكُمْ وَإِنِ اسْتَبَجُوا إِلَيْكُمْ فَاُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (آیت ۲۳ پ ۱۰)

”اے ایمان والو! اپنے باپ اور بھائیوں کو اپنا رفیق مت بناؤ، اگر وہ ایمان کے بجائے کفر کو پسند کریں اور اگر تم سے کوئی ان کا رفیق اور مونس ہوگا تو وہ بھی ان ہی میں شمار کیا جائے گا اور ایسے لوگ یقیناً ظالموں میں سے ہیں۔“

میرے خیال میں جو دلائل میں نے پیش کر دیے ہیں، وہ ایک طالب حق سائل کے لیے کافی واقعی ہیں۔

فائدہ یقول الحق وهو یجدی السبیل ہم اللہ عزوجل کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کی اصلاح فرمائے اور انہیں راہ ہدایت نصیت فرمائے اور انہیں حق و ہدایت پر جمع فرمائے، اسلام کے دشمنوں اور بدخواہوں کو نیست و نابود کر دے۔ انکی اجتماعیت اور وحدت کو پارہ پارہ کر دے اور امت مسلمہ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ وصلی اللہ علیہ وسلم علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد والہ وارضیہ (دستخط و مہر دارالافتاء عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نائب رئیس الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ المنورہ)

اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا نظام نافذ کیا گیا تو یہ خدا اور رسول سے غداری ہوگی

دیار عرب کے مقتدر علماء کا فتویٰ بالکل صحیح اور درست ہے!

جامعہ محمد الخامس کے شیخ الاستاذ تقی الدین بن عبدالقادر الملہالی کا تائیدی بیان سوشلزم اور اشتراکیت کے خلاف فتویٰ کفر کی تائید میں مراکش کی معروف دینی اور سیاسی شخصیت شیخ الاستاذ تقی الدین بن عبدالقادر الملہالی جو جامعہ محمد الخامس مراکش کے ممتاز پروفیسر ہیں اور کچھ عرصہ کے لیے الجامعۃ الاسلامیہ کی دعوت پر وہاں تشریف لائے ہوئے ہیں نے فرمایا کہ

الجامعۃ الاسلامیہ کے نائب رئیس شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے اشتراکیت اور سوشلزم کے بارے میں جو فتویٰ دیا ہے اسے میں نے پڑھا ہے، میرے نزدیک مکمل سیر حاصل اور مقاصد مطلب کے لحاظ سے کافی و وافی ہے اس پر مزید کچھ لکھنے کی گنجائش ہی نہیں رہی۔ البتہ مجھ ایک اور بات کہنا ہے چونکہ میں بھی (متحدہ) ہندوستان کے مسلمانوں اور تقسیم کے بعد حالات سے واقف ہوں مجھے متذکرہ بالا مسئلہ پر قرآن و سنت سے دلائل پیش نہیں کرنے ہیں وہ تو اس فتویٰ میں اچھی طرح لگتے ہیں۔

مجھے پاکستان کے بارے میں اور اصطلاح کی رو سے اس ملک کے قیام کے بارے میں مرحوم چوہدری رحمت علی کے اس بیان کی روشنی میں جو انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا، کچھ کہنا ہے، لغوی طور پر پاکستان کے معنی ایسی پانچ جگہں دستور الہی نافذ ہو اور اس جگہ کوئی دوسرا نجس اور باطل نظام نافذ نہ ہو سکے۔ اس بنا پر جو شخص اس خطہ پاک پر غیر اسلامی نظام کی بنیاد رکھتا ہے تو گویا وہ مملکت پاکستان کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنا چاہتا ہے اور اسے ایک چٹیل میدان میں تبدیل کرنا چاہتا ہے، اور ایسا کرنا پاکستان کے قائم کے بنیادی اصطلاحی طور پر اس نام کی ترکیب میں ان علاقوں کی وضاحت پائی جاتی ہے اور جن کے مجموعہ کا نام پاکستان ہے اور ان علاقوں کے باشندے مسلمان ہیں علاقوں کی نشان دہی اس نام (پاکستان) میں یوں ہے:

پ: پنجاب، س: سندھ اور سرحد، کشمیر، ہما: بلوچستان، ق: بنگال

(استاد موصوف نے پاکستان کی اصطلاحی تشریح اسی طرح ہی کی ہے) ان علاقوں کو (جنہیں ہم صوبے کہتے ہیں) متحدہ ہند سے الگ کر کے ایک مستقل ریاست بنانے کا مقصد وحید یہی تھا کہ اسے اسلامی ریاست بنایا جائے گا، چنانچہ جو گروہ بھی یہاں دستور اسلامی کے علاوہ کسی اور نظام کی بنیاد رکھنا چاہتا ہے وہ تمام اہل علم اور پاکستان کے مفکروں اور بانیوں سے غداری اور ان کے عزائم و مقاصد سے انحراف کرتا ہے اور یہ نہ صرف اہل پاکستان بلکہ اسلام سے غداری ہے لہذا جو لوگ اس ملک کو اشتراکیت کی آماجگاہ بنانا چاہتے ہیں خواہ جاہ



اشتراکیت برطانیہ کی صاحب اقتدار پارٹی کہ ڈیموکریٹک اشتراکیت ہو یا ہٹلر و مولینہ کی وطنی اشتراکیت ہو یا اتحادی اوس کا سوشلزم ایسے لوگ خدا اور اس کے رسول برحق کی امانت میں خیانت کے بدترین مجرم اور مرتکب ہیں اور ان تمام اہل علم اور وطن عزیز کے ممتاز مفکروں اور مفسدین کی امانت کے خالق بھی جن کے بعد پاکستان ان کے ہاتھ آیا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (ڈاکٹر محمد تقی الدین بن عبدالقادر کملانی) (اخبار الاعتصام جلد نمبر ۲۱ شماره نمبر ۵۰، ۴۹)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 130-134

محدث فتویٰ